جب اللہ پاک نے مکمل آفاقی نظام دیا ہے تو پھر تم کافرانہ نظام جمہوریت کا سہارا کیوں لیتے ہو جبکہ یہ نظام خود یورپ میں بھی ناکام ہو رہا ہے۔ قرآن علامہ اقبال یا بانی پاکستان محمد علی جناح پر نازل نہیں ہوا۔ ہم اقبال و جناح کی تعبیرات و تشریحات کو رد کر کے حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کی تشریحات کو قبول کرتے ہیں۔ اسلام میں کسی اور کی رائے کو قبول کرنے کا جواز ہی نہیں ہے۔ اور ہم اس دھوکہ سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

پاکستان کے بے خبر مسلمانوں کو جمہوریت کے خوشنما نعرہ کی آڑ میں بہت بڑا فریب دیا جا رہا ہے اور ان کے دلوں سے ایمان نکالا جا رہا ہے گھروں سے اسلام کو نکالا جا رہا ہے میرے مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جمہوریت میں بیٹی باپ کے سامنے اپنے آشنا کے ساتھ جانے کا حق رکھتی ہے مگر اسلام اس کو بے غیرتی قرار دیکر سزا دیتا ہے ہمارے سیاست دان زنا و شراب اور فواحش و منکرات کو فروغ دیکر اور بے زبان جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بھی آپس میں لڑا کر جمہوری ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ دھوکہ کھانے کے لئے ہر گز طیار نہیں ہیں بلکہ جب تک زندہ ہیں اس فریب کو طشت از بام کرتے رہیں گے۔ اور حتیٰ الوسع اس کا راستہ روک کر اس کے خلاف جہاد کریں گے۔

مسلمانو! اس جمہوری نظام کے ذریعے اعتقادات اعمال اور تمام گوشوں میں شرک کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ سرمایہ کے زور پر حق کو ناحق ثابت کیا جا رہا ہے۔ غریبوں کی عزت و آبرو تباہ کی جا رہی ہے۔ چند خاندانوں کو کروڑوں عوام پر بلا شرکت غیرے حکمران مسلط کر دیا گیا ہے اسلام اس سارے کھیل کو کفر اور شیطنت قرار دیتا ہے اسلام ہر انسان کی عزت و آبرو کا محافظ ہے اور انسان پر انسان کی نہیں اللہ کی حاکمیت کا علمبردار ہے۔

افسوس جو چیز اسلام نے پیش کی ہم مسلمانوں نے اسکی مخالفت کر کے جمہوریت کو سینہ کا تعویذ بنایا۔ جو اسلام سینوں میں محفوظ ہوتا تھا۔ وہ اب جمہوریت کی شکار بن مسلمانوں سے نکل رہا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ایمان اور عقیدے کو مضبوط کر کے اس کو اپنے ا ال میں اجاگر کرو بے غیرت قانون کی مخالفت کرو۔

کامیابی یا ناکامی ہمارے اختیار میں نہیں۔ ، ہیں تو صرف اسلام کے راستے پر چلنے کا حکم ہے ہم اگر اخلاص، ایثار اور جذبہ للھیت کے ساتھ اس سچے راستے پر چلیں گے تو یقیناً اللہ ہماری مدد کرے گا۔

○

رپورٹ: مہدی معاویہ، ملتان۔

"تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام سیرت کوئیز پروگرام"

ملتان میں تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام خاتم المرسلین والنبیین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے سوال و جواب کا معلوماتی پروگرام سیرت کوئیز کے عنوان سے منعقد ہوا اس پروگرام کے روح رواں تحریک کے ناظم جناب معظم معاویہ صاحب، محمد احمد صاحب اور حافظ محمد یاسر تھے۔ مہمان خصوصی "مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت جناب سید محمد کفیل بخاری" تھے جبکہ صدارت علاقہ دہلی گیٹ کے معروف مذہبی و دینی کارکن جناب صلاح الدین نے کی۔

پروگرام بعد نماز مغرب شروع ہوا اور رات دس بجے ختم ہوا۔ تقریباً تیس نوجوانوں نے اس میں حصہ لیا۔ کمپیئرنگ کے فرائض تحریک کے مقامی کارکنوں حافظ محمد علی صاحب، معظم معاویہ صاحب اور حافظ محمد یاسر نے نہایت احسن طریقے سے انجام دیئے کوئیز کا سلسلہ شروع کرنے سے پہلے معظم معاویہ صاحب نے تعارفی تقریر میں کہا کہ تحریک طلباء اسلام اپنے منشور کی روشنی میں یہ سمجھتی ہے کہ دینی انقلاب اس وقت تک ممکن نہیں جب تک طلبا میں دینی شعور بیدار نہیں کیا جاتا۔ سیرت طیبہ کو عام نہیں کیا جاتا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آج یہ سیرت کوئیز پروگرام منعقد کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ پروگرام کے سامعین اور حصہ لینے والوں کو اس طریقہ سے جتنا فائدہ ہوگا اتنا دھواں دھار تقریروں سے نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے طلباء کو دعوت دیتے ہوئے کہا کہ جو طلباء ہمارے اس پروگرام اور منشور سے متفق ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس دینی جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں ہماری طرف دست تعاون بڑھائیں۔ ناظم تحریک کی گفتگو کے بعد کوئیز پروگرام کا آغاز ہوا طلبا کے دو گروپ بنائے گئے تھے۔ پہلے سولہ سال یا اس سے کم عمر کے طلبا کے مابین سوال وجواب کا مقابلہ ہوا جو چار مرحلوں میں ختم ہوا اسی طرح سولہ سال سے زائد عمر کے طلبا کے مابین مقابلہ بھی چار مرحلوں میں ختم ہوا۔ طلباء کی تیاری دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ شاید سوالات ختم ہو جائیں مگر کمپیئر حضرات نے اس معاملے کے پیش آنے سے انتظامیہ کو بچا لیا۔ تحریک کے دیرینہ رفیق سفر جناب مغیرہ معاویہ صاحب نے پوری چابکدستی کے ساتھ نمبر نوٹ کئے جوں جوں وقت گزر رہا تھا سامعین میں دلچسپی اور سوالات و جوابات میں سنسنی پیدا ہو رہی تھی۔ بالآخر رات دس بجے یہ مبارک و مسعود پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ تقسیم انعامات سے پہلے مہمان خصوصی جناب سید محمد کفیل بخاری کو دعوت دی گئی کہ وہ ڈائس پر تشریف لائیں اور اظہار خیال فرمائیں۔ خطبہ مسنونہ کے بعد وہ یوں گویا ہوئے۔

"خوش قسمت اور سعادت مند ہیں آپ لوگ کہ الیکشن کے اس شور وشغب اور گہما گہمی سے وقت نکال کر محض دین کی خاطر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام نامی پر جمع ہوئے ہیں۔ اور سب سے زیادہ مبارک اور تحسین کے قابل تحریک طلباء اسلام کے نوجوان ساتھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی روزوشب کی محنت سے اس مبارک پروگرام کو ترتیب دیا اور آپ کو سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں سے ایک نئے انداز میں روشناس کرانے کا سامان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة

کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ اسی طرح ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خلق کیسا تھا۔ تو جواباً فرمایا

كان القرآن خلقه

کہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خلق تھا۔

مطلب یہ کہ ہم اگر یہ دیکھنا چاہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اسوہ کیا ہے؟ آپ کا خلق کیسا تھا تو ہم قرآن سے اخذ کریں، قرآن پڑھیں۔ اسمیں جو احکامات الہیہ ہیں ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود عمل پیرا ہو کر اپنی قوم اور اپنے اصحاب کو دکھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا انما بعثت معلما

کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے۔ ان کو آداب زندگی سکھانے کے لئے۔ اسی طرح سو دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا کہ

انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق

میں مکارم اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

اب ان دونوں حدیثوں میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ علم کی صفات عالیہ اور اوصاف حمیدہ پیدا ہوں۔ جو علم یہ اوصاف پیدا نہیں کرتا تو اس علم کا کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ الٹا قیامت کے روز اس پر حجت بنے گا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں بحیثیت مسلمان چاہیے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کا خوب مطالعہ کریں اور جانیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کیا ہے پھر ہم خود اپنی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آخر میں انہوں نے کامیاب ہونے والے طلباء اور دیگر وہ طلبا بھی جنہوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ قابل احترام اور لائق تحسین ہیں جنہوں نے اس پروگرام کے لئے تیاری کی۔ یہ آپ کے سیرت سے لگاؤ اور شوق کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیاں سیرت کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انعامات تقسیم ہوئے گروپ (الف) کے ارسلان محمود نے اول انعام، محمد معاویہ رضوان نے دوم اور تنویر مجید نے سوم انعام حاصل کیا جبکہ گروپ (ب) کے محمد شعیب نے اول، مدثر لطیف دوم اور غفران احمد نے سوم انعام حاصل کیا۔ نعت خواں حضرات محمد سلیم، حافظ محمد آصف کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح پنڈال میں موجود عام سامعین سے پوچھے گئے سوالات کے جواب دینے والوں کو بھی خصوصی انعامات دئے گئے۔ یہ مبارک تقریب جناب مہمان خصوصی کی دعا پر ختم ہوئی۔

بقیہ از صـ ۶۳

شکار ہو کر حقیقت حال کی ٹوہ لگائی۔ قاری ظہور رحیم صاحب تک رسائی حاصل کی اور یہ جانا کہ وہ بے چارے شریف آدمی "مسلک" کی رسوائی کے ڈر سے ان پیشہ ور جعلسازوں اور چوروں کو علانیہ تنبیہہ و توبیخ نہیں فرما رہے۔ بلکہ "خدام اہل سنت" کے وہ مایہ ناز سپوت کہ نام جن کا "علامہ حافظ محمد عیسیٰ حنفی لودھرانوی" رسالہ میں رقم فرمایا گیا ہے، قاری صاحب موصوف کو ایک دفعہ کی تنبیہہ کے جواب میں یہ فرما چکے ہیں کہ "آپ بھی دیوبندی ہیں اور میں بھی! ذرا سی بات پر یوں ناحق خفاء ہونا آپ کو زیب نہیں دیتا!"

حضرت بخاری صاحب!

میں یہ ساری کتھا محض اس لئے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ لوگوں پر ظاہر و باطن کا فرق آشکارا ہو "صورتاً اور حقیقتاً" کے عقدے واہوں اور سنیت اور سبائیت کا آمیزہ نکھر اور نتھر کر اپنا آپ واضح کرے۔

میں رسالہ مذکورہ کے دونوں ایڈیشن خدمت عالی میں روانہ کر رہا ہوں۔ مناسب جانیں تو اسے نقیب کی کسی اشاعت میں شائع بھی فرما دیں۔

والسلام

احقر صوفی نذیر احمد۔ (بہاولپور)